قادیانیت ایک بلا

تحریر:- محمد نعمان گنجی

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قادیانیت اپنی زہر آلود وباء کی توسیع میں ہمہ تن سرگرم عمل ہے۔ قادیانی لیڈران اپنے دجل و فریب اور عیاری و مکاری سے امت مسلمہ کو ضلالت و گمراہی اور کفر والحاد کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے مذہبی اعتقاد و نظریات پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور روپیہ پیسہ کا لالچ دے کر ان سے دین و مذہب کا سودا کرا لیتے ہیں۔ الغرض یہ لیڈران قادیان اپنی ذہنی و فکری یلغار کی چنگاری سے مسلمانوں کے خرمن ہستی کو خاکستر کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اس فتنہ کا بانی غلام احمد قادیانی ہے جو ملک پنجاب کے شہر قادیان کا رہنے والا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس تحریک کی بنیاد انیسویں صدی کے اواخر میں رکھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انگریز اپنے دجل و فریب کے ذریعہ ہندوستان پر قابض تھا۔ لیکن جب 1857ء میں برطانوی حکومت کا امن و سکون جاتا رہا۔ انہیں ہندوستان چھوڑو' اپنی شرافت کا ٹوکرا اٹھا کر ہندوستان سے انگلستان لے جاؤ کی صدائیں سنائی دینے لگیں۔ تب انہیں گہری سانسیں آنے لگیں' ان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی' دن میں تارے نظر آنے لگے۔ ہندو مسلم یکجہتی کو دیکھ کر ان کی بوکھلاہٹ میں مزید شدت پیدا ہو گئی۔

اس صورت حال کو ٹٹولتے ہوئے انگریز سامراج نے فکری یلغار کی تیاری شروع کر دی اور ہندو مسلم اتحاد کو توڑنے کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ اس اتحاد کو توڑنے کا ان کے پاس ایک ہی راستہ تھا وہ یہ کہ ہندوستانیوں کے درمیان ذات پات 'گورے کالے' اونچ نیچ' امیر غریب کا خط امتیاز کھینچا جائے' ان کے مذہبی عقائد و نظریات پر ڈاکہ ڈالا جائے' ان کے درمیان منافرت کا بیج بویا جائے۔

یہ ایک خطرناک سازش تھی جو اس بارے میں رچی گئی۔ اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے باضابطہ ایک تنظیم قائم کی اور اس تنظیم کا آلہ کار ہندوستانی ہی کو بنایا۔ جن مذہب فروش اشخاص نے انگریز سامراج کی اس دعوت پر لبیک کہا ان میں سر فہرست مرزا غلام احمد قادیانی کا نام آتا ہے۔

قادیانی فرعون کا سر کچلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور دیگر بندگان خدا کو پیدا کیا۔ جنہوں نے اس فتنہ کا قلع قمع کیا۔ باطل کی دھجیاں اڑا دیں اور حق کو حق والوں کے سامنے آئینہ کی طرح پیش کر دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کا بھرپور تعاون کیا۔ ان کی معاونت کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ ہر طرح سے ان کا ساتھ دیا۔ ہندوستانیوں کے دل و ضمیر پر یلغار کی' ان کے شیرازہ کو منتشر کیا اور ان کے ملی تشخص کو ڈانواں ڈول کر دیا۔ ہندو اور عیسائیوں سے مناظرہ کر کے ہندو مسلم اتحاد کو ختم کیا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان منافرت کا بیج بو دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی ہمنوائی میں خاص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا۔ بلکہ پوری کوشش مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کرنے میں صرف کر دی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ جو سمجھ میں آتی ہے وہ یہ تھی کہ انگریزوں کو مسلمانوں سے زیادہ خلش تھی۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد کا مشاہدہ کر لیا تھا۔ دیش کی خاطر اپنا سب کچھ مٹا دینے کا جو جذبہ ان کے اندر تھا وہ کسی قوم میں نہ تھا۔ اس لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا تاکہ وہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی فریضہ

مسلمانوں کو ان کے مذہبی فریضے سے غافل کرنے کے لئے انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔

سے غافل کردے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہر موڑ پر انگریز کی ہمنوائی کی اور مسلمانوں کو ایک زبردست ہیجان میں مبتلاء کر دیا۔ اس فتنہ سے مسلمانان ہند کو بے انتہا نقصان پہنچا۔

اس فرعون کا سر کچلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اور دیگر بدگمان خدا کو پیدا کیا۔ جنہوں نے اس فتنہ کا قلع قمع کیا' باطل کی دھجیاں اڑادیں اور حق کو حق والوں کے سامنے آئینہ کی طرح پیش کر دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس عظیم فتنہ سے بچالیا۔

مرزا کی حقیقت

اس جگہ چند سطور میں مرزا کی حقیقت کو بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں' تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ وہ کن اخلاق کا مالک تھا۔ اس کی نگاہ میں اللہ و رسول ﷺ کی کیا حیثیت تھی' مذہب اسلام کو مٹانے کیلئے وہ کس قدر کوشاں رہا' کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کئے اور اپنی زندگی کو خوشگوار اور رنگین بنانے کے لئے کس طرح رنگ بدلتا رہا؟

کسی آدمی کی حقیقت کو جاننے کے لئے اس کے ذاتی کردار و عمل کا جاننا انتہائی ضروری ہے۔ خاص کر ایسے آدمی کے بارے میں تھوڑی بہت جانکاری حاصل کرنا لازمی ہو جاتی ہے جو دینی رہنما ہونے کا مدعی ہو' اپنے کو نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ اسی مناسبت سے یہاں پر مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت سے متعلق چند باتیں بیان کی جارہی ہیں کیونکہ

اس نے بھی اپنے آپ کو مسیح موعود اور نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

ملاحظہ فرمائیں:

عیاشی اور آوارہ گردی مرزا کا خاص پیشہ تھا۔ نامحرم عورتوں سے ٹانگیں دبوانا' ان سے لطف اندوز ہونا اس کے لئے کوئی عیب کی بات نہ تھی۔

"المنبر" لائل پور نے موثق قادیانی ذرائع کی بنیاد پر لکھا ہے کہ:

"مرزا صاحب نامحرم عورتوں سے ٹانگیں دبواتے تھے اور یہ نامحرم عورتیں بوڑھی بھی ہوتی تھیں اور جوان بھی" (۹ مارچ ۱۳۸۷ھ)

بدگوئی اور زبان درازی بھی اس کی اہم خصوصیات میں سے تھیں جس کو مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمتہ اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

"میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں'
زبان پر گالیاں' مجنوں سی باتیں"

(فتنہ قادیانیت ایک جائزہ ص ۳۹)

اس کے اندر پائی جاتی تھی۔ جب شراب پینے کی خواہش ہوتی' اپنے ہمرازوں سے خفیہ منگوالیتا اور دلی تسکین حاصل کرتا۔

(سودائے مرزا ص ۳۹)

اس نے "تریاق الٰہی" نام کی ایک دوا تیار کی تھی جس میں نصف سے زیادہ افیون ہوتی تھی اس دوا کا استعمال مرزا اپنے مختلف امراضی دوروں کے وقت کیا کرتا تھا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تریاق الٰہی" دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے تحت بنائی۔ اس کا ایک بڑا جزء افیون تھی اور یہ دوا کسی قدر افیون کی زیادتی کے بعد خلیفہ اول کو حضور چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔ (اخبار الفضل قادیاں ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

مرزا غلام احمد قادیانی بہت بڑا خائن شخص تھا۔ امانت و دیانت نام کی کوئی چیز اس کے

مرزا غلام احمد قادیانی بہت بڑا خائن شخص تھا۔ امانت و دیانت نام کی کوئی چیز اس کے اندر نہ تھی۔ (کشف الاختلاف)

خود مرزا نے اپنی بدگوئی کا اعتراف کیا ہے کہ:

"میں نے نائب حاکم سے عہد کیا کہ اس کے بعد برے الفاظ استعمال نہ کروں گا"

(کتاب البریہ ص ۱۳)

اسی طرح شراب نوشی کی عادت بھی

اندر نہ تھی۔ اس کی بددیانتی اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ ایک قادیانی مفتی کو مجبوراً لکھنا پڑا "پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم اور خشک کھاتے تھے اور خشک پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے' اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔

غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچایا کرتے تھے اور پھر قادیان بھیجتے تھے۔ لیکن جب ہماری بیویاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو وہاں سے واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم جھوٹے ہو ہم نے قادیان جاکر انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لئے قومی روپیہ ہوتا ہے۔" (کشف الاختلاف ص ۱۳)

مرزا سے جب بھیجے گئے مال کا حساب اس کے مریدوں نے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ "یہ مال اللہ نے مجھے عطا کیا ہے" میں اس سے ایک پیسہ بھی واپس نہیں کروں گا اور نہ ہی اس بارے میں جواب دوں گا اور جو مجھ سے جواب مانگتا ہے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس کے بعد مجھے کچھ نہ دے۔ (قادیانی اخبار "الحکم" ۲۱مارچ ۱۹۰۵ء)

ناظرین! دیکھا آپ نے مرزا کی دغا بازی اور نمک حرامی "چوری تو چوری مزید سینہ زوری"

ان خصوصیات کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی پرلے درجہ کا بیوقوف اور بزدل تھا۔ اس کی بیوقوفی سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ "ایک بار مرغی ذبح کر رہا تھا' اتفاقاً اس درمیان انگلی کاٹ ڈالی جس سے اس قدر خوف زدہ ہوا کہ کبھی کوئی جانور ذبح نہ کر سکا۔" (سیرۃ المہدی سوم/۴)

یہ تھیں مرزا کی خصوصیات اب ذرا اس کے آخری انجام کو بھی سنتے جایئے۔

مرزا کا آخری انجام

مرزا غلام احمد قادیانی زندگی بھر غلط بیانی' افتراء پردازی اور مکاری و فریب کاری سے کام لیتا رہا۔ جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی عذاب چکھاتا رہا۔ مرزا کی زندگی جسمانی اور دماغی بیماریوں سے بری طرح گھری ہوئی تھی۔ ہسٹیریا' مراق' مالیخولیا' حافظہ کی کمزوری' ضعف دماغ کے دورے' ذیابیطس' دوران سر' درد سر' کم خوابی' تشنج' بدہضمی' اسہال' دق' سل' قولنج' دائم المریض' جسم بیکار وغیرہ جیسی مہلک بیماریوں کا شکار تھا۔ (براہین احمدیہ ص ۵'۲۰۱' حقیقہ الوحی ص ۳۶۳ بحوالہ قادیانیت اپنے آئینہ میں) بالآخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا کی وفات ہوئی' اسکی موت نے ثابت کر دیا کہ مرزا نرا جھوٹا تھا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء پردازی کا انجام کیا ہوتا ہے' اپنے مرنے سے ایک سال قبل مرزا نے مولانا امرتسریؒ کے بالمقابل یہ دعا کی تھی کہ ہم میں جو جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ جھوٹے کو موت سچے کی زندگی ہی میں دیدے' چنانچہ مرزا کی موت مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں ہوئی جس سے مرزا کے جھوٹے ہونے پر قطعیت کا ثبوت فراہم ہو گیا۔

مرزا کے دعوے

اول تو مرزا ایک مجدد اور مصلح دین کی حیثیت سے نمودار ہوا۔ لیکن جوں جوں اس کے متبعین کا حلقہ بڑھتا گیا اس کے دعوے میں اضافہ ہوتا گیا۔

سب سے پہلے اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا (ایام الصلح ص ۵۸) پھر کچھ ہی دنوں میں یہ مسیح موعود ہو گیا۔ اس دعویٰ میں اسے بڑی مشکلات پیش آئیں' کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں تواتر سے ثابت ہے کہ جو حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں وہی دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اسی پر پوری امت کا اجماع ہے۔ لیکن یہاں معاملہ کچھ اور تھا۔ مرزا ابن مریم نہ تھا بلکہ کوئی اور تھا۔ اس لئے مرزا کو اس دعویٰ میں بہت پاپڑ بیلنے پڑے یعنی مرزا خود عورت بنا' اسے حیض آیا' حاملہ ہوا' پھر بچہ خود مرزا تھا۔ لیکن چونکہ بچہ جنتے وقت مرزا مریم تھا اس لئے ابن مریم ہو گیا (براہین احمدیہ ص ۵'۴۹' تتمہ الوحی ص ۱۴۳' کشتی نوح ص ۴۷' بحوالہ قادیانیت اپنے آئینہ میں ص ۴۷) پھر اس کے بعد مرزا اپنا رنگ بدلتے ہوئے ایک دوسرا دعویٰ کر بیٹھا' اس نے سلسلہ ختم نبوت کا انکار کر دیا اور خود کو نبی آخر الزمان کہنے لگا۔ جیسا کہ لکھتا ہے:

"خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کیلیے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۹۸)

مرزا اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے بلکہ وہ حضرت مسیح کو ولد الزنا سمجھتا تھا۔ نعوذ باللہ

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے' یہی نہیں بلکہ اسے اس بات پر پورا یقین تھا کہ وہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہے' چنانچہ لکھتا ہے:

"میرا یہ قدم ایسے منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی (دافع البلاء ص ۱۱) مجھے کسی کے ساتھ قیاس نہ کرو نہ کسی کو میرے ساتھ" (خطبہ الہامیہ بحوالہ قادیانیت اپنے آئینے میں)

مرزا کے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے الہام میں کہتا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اترے' پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۹)

اس طرح کی اور بہت سی اوٹ پٹانگ باتوں سے اس کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اب تھوڑی سی مرزا کی گستاخیاں بھی ملاحظہ کرتے جائیں تاکہ اس کی بے ہودگی کا اندازہ ہو جائے۔

گستاخیاں

جب مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور نبی آخرالزمان ہونے پر تسلی و تشفی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے ہم پلہ ہونے کا خواب دیکھنے لگا۔ بلکہ صریحاً اپنے کو اللہ تعالیٰ کا ہم سر قرار دے دیا۔ اس سلسلے میں اس کا قول ملاحظہ فرمائیں:

"اللہ نے مجھے کہا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید و تفرید" (حقیقت الوحی ص ۸۹)

ایک جگہ لکھتا ہے:

"دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں' خدا کی مانند" (تصویر مرزا ص ۱۱)

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے:

"میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" (کتاب البریہ ص ۷۶) (مکتوبات احمدیہ ص ۴۹/۳)

مرزا نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں اتنا کچھ کہنے پر بس نہ کیا بلکہ انہیں چور' جھوٹا' ہجڑا' ہندو سے گھٹیا' شیطان پرور وغیرہ جیسے گندے الفاظ سے متصف گردانا۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

جب مرزا کو نبی آخرالزماں ہونے پر تسلی و تشفی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے ہم پلہ ہونے کا خواب دیکھنے لگا۔

اللہ کی لعنت ہو ایسے کذاب اور دجال پر کہ اس نے گستاخی کی حد کر دی' یہاں تک کہہ دیا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ غلطی کرتا ہے' مرزا سے ڈرتا ہے' خدا ہاتھی دانت ہے' مجلی ہے' مرزا سے فروتر ہے وغیرہ (مکاشف مرثیہ منظور الٰہی ص ۹)

مرزا کی اہم گستاخیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اس بات کو ماننے پر تیار نہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے بلکہ وہ حضرت مسیح کو ولد الزنا سمجھتا تھا (نعوذ باللہ) چنانچہ اس کا بیان ہے کہ:

"جب حضرت مریم علیہا السلام کا حمل ظاہر ہو گیا تو لوگوں یوسف نجار سے ان کا نکاح کر دیا" (براہین احمدیہ ۴/۵۵۵-/ البشریٰ ۳/۶-۷-۹-اربعین ۳/۶)

آگے چل کر لکھتا ہے:

"مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو' شرابی' نہ زاہد' نہ حق پرستار' خود میں خدائی کا دعویٰ کرنے والا (ایام الصلح ص ۶۵) ایسے ناپاک خیال متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اسے نبی قرار دیں"

ان مذکورہ حقائق سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانیت دین اسلام سے قطعی علیحدہ مذہب ہے' اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قادیانی امت مستقل ایک ہی امت ہے' کیونکہ ان کا رب' ان کے رسول' ان کی شریعت' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ اصولی احکام سب الگ ہیں۔ خود قادیانی حضرات اپنے کو اسلام سے علیحدہ شمار کرتے ہیں۔ مرزا محمود کا بیان ہے کہ:

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہتے ہیں کہ "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے' اللہ کی ذات' رسول کریم ﷺ' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جزو میں ہمیں ان سے اختلاف ہے (دافع البلاء ص ۱۵' ضمیمہ انجام آتھم ص ۵-۹)

نیز حکیم نورالدین سے اسی طرح کا قول منقول ہے کہ:

ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے"

بقیہ نمبر ۵۰